باب 6

شملہ وفد اور آل انڈیا مسلم لیگ

سوال: وفد شملہ کی تشکیل کا پس منظر اور اس کے مطالبات بیان کیجیے۔ (1999ء، 2017ء)
سوال: شملہ وفد کی اہمیت بیان کیجئے۔ (2006ء)
سوال: شملہ وفد کے محرکات اور مطالبات کی وضاحت کیجئے۔ (2008ء)
سوال: شملہ وفد پر ایک جامع مضمون تحریر کیجیے۔ (2010ء، 2017ء)
سوال: شملہ وفد نے لارڈ منٹو سے کیا مطالبات پیش کیے؟ (2011ء)

جواب:

شملہ وفد

برطانوی حکومت نے 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد برصغیر میں سیاسی اور آئینی اصلاحات کا آغاز کر دیا تھا۔ اسی سلسلے میں 1858ء کا ملکہ وکٹوریہ کا اعلان اور 1861ء و 1892ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان آئینی اقدامات سے مقامی لوگوں کو حکومت کے کاروبار میں جزوی شرکت کا موقع فراہم کیا گیا۔ انڈین نیشنل کانگرس نے ہندوؤں کو ایک سیاسی پلیٹ فارم مہیا کر دیا تھا جس سے وہ اپنے سیاسی اور آئینی مفادات کا تحفظ کر سکتے تھے۔ بیسویں صدی کے آغاز میں مسلمانوں نے بھی کانگرس کی طرز پر اپنی ایک سیاسی جماعت کی ضرورت کا احساس کیا۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاسوں برصغیر کے مسلم قائدین باہمی نظریاتی ہم آہنگی پیدا کر چکے تھے اور قدم بہ قدم ایک سیاسی جماعت کے قیام کی جانب بڑھ رہے تھے۔

شملہ وفد کی تشکیل:

بیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ ہی برصغیر کی سیاسی فضا میں تبدیلی کے آثار ہویدا ہو چکے تھے۔ ہندو اور مسلمان دونوں قومیں انقلابی آئینی تبدیلیوں کی منتظر تھیں اور خود کو اس کے لیے تیار کر رہی تھیں۔ 1905ء میں لبرل پارٹی کے وزیر امور ہند جان مارلے نے اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ برصغیر میں نئی اصلاحات نافذ کرنے کے بارے میں غور و خوض میں مصروف ہے۔ مسلم قیادت نے اس پر فوری ردعمل کا اظہار کیا اور وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے ملاقات کر کے مسلمانوں کے مطالبات پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ نواب محسن الملک نے علی گڑھ کالج کے پرنسپل آرچ بولڈ سے کہا کہ وہ لارڈ منٹو کے ساتھ مسلمانوں کے وفد کی ملاقات کا اہتمام کرے۔ آرچ بولڈ نے وائسرائے سے ملاقات کا وقت لیا۔

شملہ وفد کا پس منظر

شملہ وفد کے محرکات مندرجہ ذیل تھے:

(1) ہندوؤں کا مسلم دشمن رویہ:

جنگ آزادی کے بعد برصغیر کے ہندوؤں نے انگریز حکمرانوں سے تعاون کرنے اور مسلمانوں سے دشمنی کرنے کا رویہ اپنا لیا۔ انڈین نیشنل کانگرس کا مسلم دشمنی طرز عمل اس کا ثبوت تھا۔ مسلم قائدین نے ہندوؤں کے معاندانہ رویہ کے پیش نظر اپنی الگ سیاسی جماعت تشکیل دینے کا فیصلہ کیا۔

(2) متوقع آئینی اصلاحات:

انگلستان میں لبرل حکومت قائم ہو چکی تھی۔ 1905ء میں سیکرٹری برائے امور ہند جان مارلے نے نئی آئینی اصلاحات نافذ کرنے کا

عندیہ دیا۔ مسلمانوں نے ان اصلاحات سے قبل وائسرائے ہند کو مسلم قوم کے مطالبات سے آگاہ کرنے کا پروگرام تشکیل دیا۔

(3) مخلوط طریقہ انتخاب کے نقصانات:

برصغیر میں ہندوؤں کی اکثریت تھی اس لیے مخلوط طریقہ انتخاب مسلمانوں کے مفادات کے خلاف تھا۔ اس طریقہ کے مطابق مسلم نمائندے منتخب نہیں ہو سکتے تھے۔ چنانچہ مسلمانوں نے اپنے لیے جداگانہ طریقہ انتخاب کا مطالبہ کرنے کے لیے وفد تشکیل دیا۔

شملہ وفد کے ارکان:

علی گڑھ کالج کے پرنسپل آرچ بولڈ نے محسن الملک کے کہنے پر لارڈ منٹو سے ایک مسلم وفد کی ملاقات کا وقت لیا۔ یہ وفد 35 ارکان پر مشتمل تھا جن کی سربراہی سر آغا خان نے کی۔ وفد نے یکم اکتوبر 1906ء کو شملہ میں لارڈ منٹو سے ملاقات کی۔

شملہ وفد کے مطالبات:

شملہ وفد کے مطالبات مندرجہ ذیل تھے:

(1) مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق دیا جائے۔
(2) وائسرائے ہند کی کونسل، مرکزی قانون ساز اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں مسلمانوں کو الگ نمائندگی دی جائے۔
(3) مسلم یونیورسٹی کے قیام میں مدد دی جائے۔ (4) وائسرائے کی انتظامی کونسل میں ایک مسلم رکن شامل کیا جائے۔
(5) عدالتوں میں مسلمان ججوں کا تقرر کیا جائے۔
(6) مسلمانوں کو آبادی اور کوٹہ کے لحاظ سے سرکاری ملازمتیں دی جائیں۔
(7) مقامی کونسلوں اور یونیورسٹی سنڈیکیٹ میں مسلمانوں کو آبادی کے تناسب سے نشستیں دی جائیں۔

لارڈ منٹو کا جواب:

وائسرائے ہند لارڈ منٹو نے شملہ وفد کے سپاسنامہ کو توجہ سے سنا اور مسلمانوں کے مطالبات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا:

''میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے اسلام کے پیروکاروں کے مقاصد کو سراہنے کا موقع فراہم کیا کہ مسلمان ہماری سلطنت کی سیاسی تاریخ کا ایک حصہ بننا چاہتے ہیں.........اس دوران مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ مسلمان قوم یہ اطمینان رکھے کہ میری انتظامیہ میں بحیثیت قوم ان کے سیاسی مفادات کا تحفظ کیا جائے گا۔''

شملہ وفد کے اثرات:

1906ء میں شملہ میں مسلمان وفد کی وائسرائے ہند لارڈ منٹو کے ساتھ ملاقات نتیجہ خیز اور مفید رہی کیونکہ اس سے نہ صرف ان میں سیاسی یکجہتی کا آغاز ہوا بلکہ حکومت نے جداگانہ انتخاب کے اصول کو تسلیم کرلیا۔ بعدازاں 1909ء کی اصلاحات میں مسلمانوں کو یہ حق دے دیا گیا۔ شملہ وفد کی کامیابی کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اسی سال دسمبر 1906ء میں ڈھاکہ میں مسلمانوں نے اپنی جماعت آل انڈیا مسلم لیگ قائم کی۔ شملہ وفد کی کامیابی نے دوقومی نظریے کو بھی تقویت دی۔

سوال: مسلم لیگ کے قیام کے پس منظر کا احاطہ کیجیے۔ نیز اس کے ابتدائی مطالبات بیان کریں۔ (2002ء)
سوال: آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے محرکات پر روشنی ڈالیے۔ (2001ء، ساہیوال بورڈ 2017ء)
سوال: مسلم لیگ کے قیام کے ابتدائی مقاصد کیا تھے؟ (2006ء)
سوال: مسلم لیگ کن حالات میں قائم ہوئی؟ اس کے اغراض و مقاصد تحریر کیجیے۔ (2007ء)
سوال: آل انڈیا مسلم لیگ کیوں قائم کی گئی؟ اس کے اغراض و مقاصد بیان کیجیے۔ (2010ء)
سوال: مسلم لیگ کے قیام کی پانچ وجوہات تحریر کیجیے۔ (2011ء)

جواب:

آل انڈیا مسلم لیگ

شملہ وفد کی کامیابی کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں نے دسمبر 1906ء میں اپنی ایک الگ سیاسی جماعت قائم کر لی۔ اس طرح ان کو

انڈین نیشنل کانگرس کے تمام سیاسی حربوں کا جواب دینے کے لیے ایک مؤثر پلیٹ فارم مہیا ہو گیا۔

مسلم لیگ کے قیام کے محرکات:

آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے اسباب مندرجہ ذیل تھے:

(1) اُردو ہندی تنازعہ:

1867ء میں بنارس کے ہندو رہنماؤں نے اُردو کی جگہ ہندی زبان کو عدالتی زبان بنانے کے لیے تحریک کا آغاز کیا۔ 1873ء میں بنگال میں فارسی کی بجائے دیوناگری رسم الخط اختیار کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا۔ بعدازاں 1880ء میں یوپی میں بھی دیوناگری رسم الخط اپنالیا گیا۔ گورنر یوپی انٹونی میکڈانلڈ نے اُردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کے طور پر نافذ کر دیا۔ سرسید نے اس پر مایوسی کا اظہار کیا اور کہا کہ "اب مجھے پختہ یقین ہے کہ یہ دونوں قومیں کبھی بھی کسی بات پر متفق نہیں ہوں گی۔"

(2) تحریک علی گڑھ کے اثرات:

تحریک علی گڑھ نے مسلم قوم کے تشخص کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ ایجوکیشنل کانفرنس اور محمڈن ڈیفنس ایسوسی ایشن نے مسلمانوں میں سیاسی شعور پیدا کیا۔

(3) کانگرس کا اسلام دشمن کردار:

کانگرس اگرچہ ابتدا میں برصغیر کی تمام قومیتوں کی ترجمان تھی مگر جلد ہی ہندوؤں نے اس پر اپنی اجارہ داری قائم کر لی۔ اس جماعت نے مسلمانوں کے مفادات کے خلاف کام کیا۔ سرسید احمد خان نے کانگرس کے بارے میں محتاط رویہ اختیار کیا اور مسلمانوں کو اس میں شامل ہونے سے منع کیا۔

(4) متعصب ہندو تحریکیں:

انیسویں صدی کے آخری ربع میں برصغیر کے ہندوؤں نے برہمو سماج، آریہ سماج اور پرارتھنا سماج جیسی کئی اسلام دشمن تحریکیں شروع کیں۔ ان تحریکوں نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں اور انہوں نے اپنی ایک علیحدہ سیاسی جماعت کی ضرورت محسوس کی۔

(5) تقسیم بنگال پر ہندوؤں کا ردعمل:

اکتوبر 1905ء میں تقسیم بنگال کی گئی۔ اس کے نتیجہ میں مشرقی بنگال میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہو گئی۔ ہندوؤں نے اس کی شدید مخالفت کی۔ اس سے ہندوؤں کے اسلام دشمن عزائم کھل کر سامنے آ گئے۔

(6) شملہ وفد کی کامیابی:

شملہ وفد کی کامیابی سے مسلمان رہنماؤں کو اپنی متحدہ سیاسی قوت کا احساس ہو گیا۔ شملہ وفد کے 35 ارکان کا تعلق ہندوستان کے تمام علاقوں سے تھا۔ ان رہنماؤں نے اپنی ایک الگ سیاسی جماعت قائم کرنے پر تبادلہ خیال کیا۔ اس طرح دسمبر 1906ء میں مسلم لیگ کے قیام کے لیے راہ ہموار ہو گئی۔

مسلم لیگ کا قیام:

30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں منعقدہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس کے بعد نواب وقارالملک نے مسلمانوں کے لیے ایک الگ سیاسی جماعت تشکیل دینے کی تجویز پیش کی۔ اجلاس کے شرکا نے اس تجویز کی منظوری دی۔ اس طرح آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام عمل میں آ گیا۔ مسلم لیگ کے مقاصد مندرجہ ذیل تھے:

(1) حکومت برطانیہ کے ساتھ مسلمانوں کی وفاداری کے جذبات کو فروغ دینا۔

(2) مسلمانوں کے سیاسی مفادات کا تحفظ۔

(3) مسلمانوں کے اندر دوسری قومیتوں کے خلاف عداوت کے جذبات کے فروغ کو روکنا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے بعد جماعت کا دستور تیار کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنا دی گئی۔ ایک سال بعد مسلم لیگ کا پہلا باقاعدہ سالانہ اجلاس دسمبر 1907ء میں کراچی میں منعقد کیا گیا۔ اس کے بعد یہ سلسلہ جاری رہا۔

www.downloadclassnotes.com

سوال: قراردادِ لاہور سے قیامِ پاکستان تک مسلم لیگ کی خدمات بیان کریں۔ (2014ء)

جواب: قراردادِ لاہور سے قیامِ پاکستان تک کا دور (1940ء تا 1947ء)

تنظیم نو کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ برصغیر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بن گئی۔ 23 مارچ 1940ء کو مسلم لیگ نے اپنا ستائیسواں سالانہ اجلاس لاہور میں منعقد کیا۔ اس اجلاس میں قائداعظمؒ کی صدارت میں پاکستان کا نام لیے بغیر مسلمانوں کے لیے ایک الگ آزاد اور خود مختار وطن کا مطالبہ کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس قرارداد کو قراردادِ پاکستان بھی کہا جاتا ہے۔ اس قرارداد کی منظوری کے بعد ملک کے تمام مسلمانوں کی زبان پر ایک ہی صدا تھی۔ ''بن کے رہے گا پاکستان'' ''لے کے رہیں گے پاکستان''۔ 1942ء میں کانگرس نے ''ہندوستان چھوڑ دو'' کی تحریک شروع کی مگر مسلم لیگ نے اس میں حصہ نہ لیا۔ 1944ء میں گاندھی اور محمد علی جناحؒ میں مذاکرات ہوئے۔ ان میں گاندھی نے ہندوستان کو تقسیم کرنے کی مخالفت کی مگر قائداعظمؒ نے دوقومی نظریے پر زور دیا اور کہا کہ برصغیر کی تقسیم اور پاکستان کا قیام ہی مسئلے کا واحد حل ہے۔
1945ء اور 1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ نے شاندار کامیابی حاصل کی۔ اس نے مرکزی قانون ساز اسمبلی کی 30 نشستیں اور صوبائی اسمبلیوں میں کل 492 میں سے 428 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ اس طرح ثابت ہوگیا کہ مسلم لیگ ہی برصغیر کے تمام مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ 1946ء میں کابینہ مشن کے منصوبے کے تحت برصغیر کے صوبوں کو تین گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ان میں سے گروپ اے ہندو اکثریتی صوبوں پر مشتمل تھا جب کہ گروپ بی مسلم اکثریت کے صوبوں پر مشتمل تھا۔ 3 جون 1947ء کو لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے آزادیِ ہند کے منصوبے کا اعلان کیا۔ اس کے تحت برصغیر کو دو آزاد مملکتوں پاکستان اور بھارت میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس طرح 14 اگست 1947ء کو برصغیر کے مسلمانوں کو ایک طویل اور صبر آزما جدوجہد کے بعد اپنا آزاد خود مختار وطن پاکستان مل گیا۔ یہ آزادی کروڑوں فرزندانِ وطن کی قربانیوں، سینکڑوں قائدین کی محنت، آل انڈیا مسلم لیگ کی جدوجہد اور قائداعظم محمد علی جناح کی بے لوث قیادت کا نتیجہ تھی۔

حصہ معروضی

☐ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر نشان (✓) لگائیے۔

-1 مسلمانوں کا شملہ وفد لارڈ منٹو سے کب ملا؟
(الف) اگست 1906ء (ب) ستمبر 1906ء (ج) **اکتوبر 1906ء ✓** (د) نومبر 1906ء

-2 شملہ میں لارڈ منٹو سے ملاقات کرنے والے وفد میں کتنے مسلمان شامل تھے؟
(الف) 25 (ب) **35 ✓** (ج) 45 (د) 55

-3 شملہ وفد کی قیادت کس نے کی؟
(الف) **سر آغا خان ✓** (ب) میاں محمد شاہ دین (ج) حکیم محمد اجمل خان (د) سر ابراہیم

-4 1905ء میں وزیرِ امورِ ہند کون تھا؟
(الف) **جان مارلے ✓** (ب) مارکوئیس سالسبری (ج) ای ایس مانٹیگو (د) وسکاؤنٹ پیل

-5 1905ء میں روس کو کس ملک کے ہاتھوں شکست اٹھانا پڑی؟
(الف) برطانیہ (ب) **جاپان ✓** (ج) جرمنی (د) امریکہ

-6 تقسیم بنگال میں ہندوؤں کا طرزِ عمل کیا تھا؟
(الف) **تقسیم کی مخالفت کی ✓** (ب) تقسیم کی حمایت کی (ج) جانبداری کا مظاہرہ (د) ان میں سے کوئی بھی نہیں

-7 شملہ وفد میں شامل ملک عمر حیات ٹوانہ کا تعلق کس علاقے سے تھا؟
(الف) سندھ (ب) کلکتہ (ج) پٹنہ (د) **شاہ پور ✓**

-8 مندرجہ ذیل رہنماؤں میں کون سا مسلم رہنما شملہ وفد میں شامل نہیں تھا؟

(الف) سید مہدی علی خان (ب) مولوی مشتاق حسین (ج) **مولانا محمد علی** جوہر ✓ (د) سید علی امام

-9 شملہ وفد میں شامل درج ذیل رہنماؤں میں کون بار ایٹ لا نہیں تھا؟
(الف) سید علی امام (ب) رفیع الدین احمد (ج) مولوی شرف الدین (د) **شیخ غلام صادق** ✓

-10 **1910ء میں برصغیر کے مسلمانوں کی کل تعداد کیا تھی؟**
(الف) 6 کروڑ 20 لاکھ ✓ (ب) 7 کروڑ 20 لاکھ (ج) 8 کروڑ 20 لاکھ (د) 9 کروڑ 20 لاکھ

-11 **مسلمان نے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کس سن میں کیا؟**
(الف) 1895ء (ب) 1900ء (ج) **1905ء** ✓ (د) 1910ء

-12 اُردو ہندی تنازعہ کی ابتدا کس سن میں ہوئی؟
(الف) 1867ء ✓ (ب) 1877ء (ج) 1887ء (د) 1897ء

-13 شدھی تحریک کا مقصد کیا تھا؟
(الف) ہندوؤں کے لیے آئینی مراعات حاصل کرنا (ب) مسلمانوں کے ساتھ تعاون بڑھانا (ج) حیدرآباد یونیورسٹی قائم کرنا (د) **مسلمانوں کو ہندو بنانا** ✓

-14 **دسمبر 1906ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس کہاں منعقد کیا گیا؟**
(الف) دہلی (ب) **ڈھاکہ** ✓ (ج) کلکتہ (د) بمبئی

-15 **نواب سلیم اللہ نے ڈھاکہ کے اجلاس (1906ء) میں مسلم لیگ کا کیا نام تجویز کیا؟**
(الف) آل انڈیا مسلم کانگرس (ب) آل انڈیا مسلم کنفیڈریسی (ج) **آل انڈیا مسلم لیگ** ✓ (د) نیشنل مسلم لیگ

-16 **1906ء میں ڈھاکہ میں منعقدہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اجلاس کی صدارت کس نے کی؟**
(الف) نواب وقار الملک ✓ (ب) نواب محسن الملک (ج) نواب بہادر یار جنگ (د) سر آغا خان

-17 **1906ء میں مسلم لیگ کے قیام کی قرارداد کس نے پیش کی؟**
(الف) محسن الملک (ب) محمد علی جوہر (ج) **نواب سلیم اللہ** ✓ (د) محمد علی جناحؒ

-18 **حکومت ہند کے کس قانون کے تحت سب سے پہلے مسلمانوں کے جداگانہ انتخابات کے مطالبہ کو تسلیم کیا گیا؟**
(الف) 1861ء (ب) 1892ء (ج) **1909ء** ✓ (د) 1919ء

-19 **1892ء کے ایکٹ کا جائزہ لینے کے لیے لارڈ منٹو نے کس سن میں کمیٹی تشکیل دی؟**
(الف) 1905ء (ب) **1906ء** ✓ (ج) 1907ء (د) 1908ء

-20 درج ذیل ہندو رہنماؤں میں سے کس کا تعلق آریہ سماج سے تھا؟
(الف) مسز اینی بیسنٹ (ب) گوپال کرشن گھوکھلے (ج) ڈاکٹر آتما رام (د) دیانند سرسوتی ✓

-21 **1906ء میں شملہ وفد جب لارڈ منٹو سے ملا اور مطالبات پیش کیے تو وائسرائے کا ردِ عمل کیا تھا؟**

(الف) اس نے مطالبات کومسترد کردیا (ب) اس نے ناراضگی کا اظہار کیا (ج) اس نے مسلمانوں کی خدمات کو سراہا ✓ (د) اس نے فوری طور پر مطالبات تسلیم کرلیے

-22 وائسرائے ہند لارڈ منٹو کتنا عرصہ ہندوستان کا وائسرائے رہا؟

(الف) 1905ء تا 1907ء (ب) 1905ء تا 1908ء (ج) 1905ء تا 1909ء (د) 1905ء تا 1910ء ✓

-23 آل انڈیا مسلم لیگ کا دوسرا سالانہ اجلاس 1908ء میں امرتسر میں منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت کس نے کی؟

(الف) سید نبی اللہ (ب) سید علی امام ✓ (ج) نواب سلیم اللہ (د) سر ابراہیم

-24 آل انڈیا مسلم لیگ کے پانچویں سالانہ اجلاس کی صدارت نواب سلیم اللہ نے کی۔ بتایئے یہ اجلاس کہاں منعقد کیا گیا؟

(الف) کلکتہ ✓ (ب) بمبئی (ج) ناگپور (د) دہلی

-25 آل انڈیا مسلم لیگ کا نواں سالانہ اجلاس لکھنؤ میں منعقد کیا گیا اور اس کی صدارت محمد علی جناحؒ نے کی۔ یہ اجلاس کب منعقد کیا گیا؟

(الف) ستمبر 1916ء (ب) اکتوبر 1916ء (ج) نومبر 1916ء (د) دسمبر 1916ء ✓

-26 بتایئے انڈین نیشنل کانگرس اور آل انڈیا مسلم لیگ کا مشترکہ اجلاس 1906ء میں کس شہر میں منعقد کیا گیا؟

(الف) کلکتہ (ب) مدراس (ج) لکھنؤ ✓ (د) لاہور

-27 بتایئے کس شخصیت نے 1937ء سے لے کر 1944ء تک لگاتار مسلم لیگ کی صدارت کی؟

(الف) میاں محمد شفیع (ب) راجہ محمود آباد (ج) محمد علی جناحؒ ✓ (د) حکیم اجمل خان

-28 آل انڈیا مسلم لیگ نے 23 مارچ 1940ء کو قرارداد لاہور منظور کی جو بعد میں قیام پاکستان کی بنیاد بنی۔ بتایئے لاہور میں منعقدہ یہ اجلاس مسلم لیگ کا کون سا اجلاس تھا؟

(الف) ستائیسواں ✓ (ب) اٹھائیسواں (ج) انتیسواں (د) اکتیسواں

❑ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

سوال1: شملہ وفد کتنے اراکین پر مشتمل تھا؟

جواب: 35۔

سوال2: شملہ وفد نے اکتوبر 1906ء میں کس وائسرائے ہند سے ملاقات کی؟

جواب: لارڈ منٹو۔

سوال3: شملہ وفد کے مطالبات کیا تھے؟

جواب: شملہ وفد کے مطالبات مندرجہ ذیل تھے:

(i) مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق دیا جائے۔
(ii) وائسرائے کی کونسل، مرکزی قانون ساز اسمبلی اور صوبائی مجالس میں مسلمانوں کو نمائندگی دی جائے۔
(iii) مسلمانوں کو یونیورسٹی کے قیام میں مدد دی جائے۔
(iv) عدالتوں میں مسلم ججوں کا تقرر کیا جائے۔
(v) مسلمانوں کو ان کے حصہ کے مطابق سرکاری ملازمتیں دی جائیں۔

سوال4: مسٹر آرچ بولڈ نے شملہ وفد کی لارڈ منٹو کے ساتھ ملاقات میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب: مسٹر آرچ بولڈ علی گڑھ کالج کا پرنسپل تھا۔ اس نے لارڈ منٹو کے ساتھ شملہ وفد کی ملاقات کا اہتمام کیا۔

سوال5: سر آغا خان نے شملہ وفد میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب: سر آغا خان نے شملہ وفد کی قیادت کی۔

سوال6: شملہ وفد نے 1906ء میں کس وائسرائے کو اپنے مطالبات پیش کیے؟

جواب: شملہ وفد نے لارڈ منٹو سے مل کر اپنے مطالبات پیش کیے۔

سوال7: لارڈ منٹو نے شملہ وفد کے مطالبات پر کس ردِّ عمل کا اظہار کیا؟

جواب: لارڈ منٹو نے مسلم وفد کے مطالبات کو بڑی ہمدردی اور غور کے ساتھ سنا اور ان پر ہمدردانہ غور و خوض کرنے کا وعدہ کیا۔

سوال8: شملہ وفد نے کیا اثرات مرتب کیے؟

جواب: شملہ وفد کی کامیابی سے برصغیر کے مسلمانوں کو اپنی قومی شناخت اور متحدہ طاقت کا احساس ہوا۔ مسلمانوں میں خود اعتمادی پیدا ہوئی اور ان کو اپنی ایک الگ سیاسی جماعت بنانے کی ضرورت کا احساس ہوا۔

سوال9: آل انڈیا مسلم لیگ 1906ء میں کس شہر میں قائم کی گئی؟

جواب: مسلم لیگ ڈھاکہ میں قائم کی گئی۔

سوال10: محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے دسمبر 1906ء میں اپنا سالانہ اجلاس کس شہر میں منعقد کیا اور اس اجلاس کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے 1906ء میں اپنا سالانہ اجلاس ڈھاکہ میں منعقد کیا۔ اس اجلاس کے اختتام پر مسلم رہنماؤں نے نواب سلیم اللہ خان کی تجویز پر آل انڈیا مسلم لیگ قائم کی۔

سوال11: نواب سلیم اللہ نے 1906ء میں مسلم لیگ کے قیام میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب: نواب سلیم اللہ نے مسلم لیگ کے قیام کی تجویز پیش کی۔

سوال12: مسلم لیگ کے قیام کے کیا مقاصد تھے؟

جواب: مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد درج ذیل تھے:

(i) مسلمانوں میں حکومت برطانیہ سے وفاداری کے جذبات کو فروغ دینا۔

(ii) مسلمانوں کے سیاسی مفادات کا تحفظ کرنا۔

سوال13: مسلم لیگ نے اپنا پہلا، دوسرا اور تیسرا باقاعدہ سالانہ اجلاس کن شہروں میں منعقد کیا؟

جواب: پہلا اجلاس (کراچی)، دوسرا اجلاس (امرتسر) اور تیسرا اجلاس (دہلی)۔

سوال14: قائداعظمؒ نے کس سن میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی؟

جواب: قائداعظمؒ نے 1913ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔

سوال15: قائداعظمؒ نے کس سن میں کانگرس اور مسلم لیگ کا لکھنؤ میں مشترکہ اجلاس منعقد کروایا؟

جواب: قائداعظمؒ نے 1916ء میں مشترکہ اجلاس لکھنؤ میں منعقد کروایا۔

سوال16: قائداعظمؒ نے اپنے چودہ نکات میں بمبئی سے کس صوبہ کی علیحدگی کا مطالبہ کیا؟

جواب: صوبہ سندھ کی بمبئی سے علیحدگی کا مطالبہ کیا گیا۔

سوال17: قائداعظم نے کانگرس سے استعفیٰ کب دیا؟

جواب: قائداعظم نے 1920ء میں کانگرس سے استعفیٰ دیا۔

سوال18: قائداعظم نے قوم کو Unity Faith and Discpline کا موٹو کب دیا؟

جواب: 19 ستمبر 1941ء اجلاس بنگال مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن میں۔

سوال19: قائداعظم پر قاتلانہ حملہ کب اور کس نے کیا؟

جواب: قاتلانہ حملہ خاکسار تحریک کے رکن رفیق صابر نے 26 جولائی 1943ء کو کیا۔

سوال20: یوم تشکر کب اور کیوں منایا گیا؟

جواب: 2 ستمبر 1943ء کو یوم تشکر منایا گیا کیونکہ قائداعظم قاتلانہ حملے میں محفوظ رہے۔

☆☆☆☆☆☆